شاہ جی کی تقریر کا یہ مختصر سا اقتباس اس امر کا پتہ دیتا ہے کہ شاہ جی کی طبیعت میں شوخی اور لطافت کی پاکیزہ روش تھی۔ نہ اتنی کہ طنز بن جائے اور نہ اتنی کھلی کہ متانت سے گر جائے۔

انہوں نے ساری عمر رضائے الٰہی میں بسر کی۔ ان کا اٹھنا، بیٹھنا، سونا، جاگنا سب خدا کے لئے تھا۔ وہ اپنے خدا کے پاس پہنچ گئے۔ انکی روح پر فتوح اعلیٰ علیین میں انعامات خداوندی سے شاد کام ہو رہی ہو گی۔

شاہ جی کی سب سے اہم یادگار ان کے خطبے ہیں۔ انہوں نے کانگریس کے پلیٹ فارم پر جو تقریریں کی۔ جو احرار کانفرنسوں میں وجد آفریں خطبے دیئے وہ سب کے سب سی آئی ڈی کے ریکارڈ میں محفوظ ہیں۔ انہیں حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ پاک وہند کی دونوں حکومتیں شاہ جی کا احترام کرتی ہیں اور پھر یہ تاریخی ریکارڈ ہے۔ اس سے نہ صرف حضرت شاہ جی کے خطیبانہ جگر پارے پوری قوم کے سامنے آجائیں گے بلکہ اس سے ہندوستان پاکستان کی تاریخ آزادی مدون کرنے میں آسانی ہو جائے گی۔

من آنچہ شرط بلاغ است با تو مے گویم
تو از سخنم پند گیر خواہ ملال

حبیب اللہ عظیمی

عقیدت کے پھول

سدھار راہِ عدم کو امیر شریعت
وہ مرد مجاہد وہ پیر طریقت
وہ شیدائے ملت وہ شاہ بخاری!
مؤثر تھی ہر ایک جس کی نصیحت!
خطیبوں کے قائد ادیبوں کے رہبر!
کہ تھی نظم و نثر آپ کی بیش قیمت!
وہ آزادیٔ ملک و ملت کے شیدا
اسیری کی جس نے اٹھائی صعوبت
وہ حق و صداقت کا عکس حسیں اک
وہ اک زندہ دل اور شگفتہ طبیعت
رفیقوں کو دے کر وہ داغ جدائی
گئے سوئے فردوس وہ پاک طینت
ہے پیشِ حضورِ امیرِ شریعت
عظیمی کی جانب سے نذر عقیدت